

# حضرت مخدوم غلام محمد ملکانیؒ کی حیات و خدمات: تاریخ کے تناظر میں

نجم الدین بھٹو\*

## Abstract

*Hazrat Ghulam Muhammad Malkani ( R.A) was born on 1857/ 1276 hijri in the noble family of Malkani Balouch at Dadu. Honorary sagacious Makhdoom Sahib, known as Abu al Mustafa Saif ur Rahman belongs to Hanfia sect was hafiz and Qari having literary and skillfully grip in religion knowledge such as Hadith fiqah, philosophy history, literature, logic and mysticism along with fluency in Arabic and Persian.*

*Makhdoom Sahib always used to perform re-abulation for every prayer clean his teeth with miswak five times a day spending his life according to Shariah with love and affection always used to enjoin to people live their lives following the Sunnah e Rasool. Makhdoom'sb sons, and followers used to observe fast frequently towards the congregation leaving their all works. He did not omitted any appointed prayer in any trouble.*

*It was on Friday when Makhdoom Sahib suffering from a illness seriously. He was offering Fajr prayers, during sajida he left the world for eternal home.*

*تتجافی جنوبہم علی المضاجع یدعون ربہم خوفا و طمعا و مما رزقنہم ینفقون (القرآن)*

*Those people always away from rest with fear and hope praising Almighty Allah and whatever they have been awarded expand from it*

*Makhdoom Sahib always made a night of it eagerly with his sons and followers in order to do so in prayer and recitation of mid night specially this is the time when we used to enjoy the sweet*

\* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ تقابل ادیان و ثقافت اسلامی سندھ یونیورسٹی جام شورو۔

*dreams.*

*Due to this eager and keen spirit he (R.A) used to conclude whole Quran in every alternate day and 15 conclusions in ever months in fact it is pretended religious and spiritual devotion and moral motives of Islamic majesty that the real kingdom is for pious and sacred individuals , awarded always of times a huge a crowd of ( followers and belivers and scholors ) would be travelled with Makhdoom Sahib to follow up their spiritual guide also non muslims had been motivated by his divine ,political and specified influence and greatness.*

*In 1920 Makhdoom sb addressed in khilafat conference in leading and delivering presidential lecture , was his political and illustration due to his ready witted and bold imagination nature the first addition of that presidential lecture was published in same year and second edition in 1987.*

*He was an example of best manners mercy kindness with his handsome figure, attractive healthy and normal In personality in height with thick beard, hair were always managed according to Shariah teeth were white shinning like a pearls, eye brow were connected each other sweet smile on the face, loud majestic voice, impressing all the human and animals with extremely joy and sacred prevail the great influence of the Makhdoom sb glance was that anyone who came to have him either close fist of animals brutal became tender heated due to his divine and spiritual phenomenon.*

*GM syed has written in his book "JANAB GUZARIUM JIN SEEN" About Makhdoom Sahib that he gained from the teacher of Harmain shareefain also Allama Iqbal gained from his to go through his books Shams ul ulema bin Muhammad Daud Pota has said that I saw pride scholars o f Egypt, Istunbul Bairoot, get together with nobles of Sindh Punjab and India but no one can be compared with Makhdoom Malkani Sahib he was the great of honor and dignity of his own peculiarities.*

*He died on 22nd September 1935 / 22 jamadul ukhra 1354 hijra in the morning of Sunday his tomb at Malkani Sharif district Dadu is for the people to visit where on the 14th of safar ul muzafar his urs is held regularly.*

## بلوچ خاندان

عرب کی قدیم قوموں میں سے ایک قوم بلوص (بلوچ) بھی ہے جس کا سلسلہ نسب عدنان بن ادی بن اد دین ہمسیح بن سلامان بن نابت بن حمل بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم علیہا السلام سے ملتا ہے۔ نوشیرواں بادشاہ کے زمانہ میں اس قوم کے لوگوں کی طرف سے شکایتیں آنے کی وجہ سے عادل بادشاہ نوشیرواں نے انہیں صحراء عرب سے نکالا۔ اس واقعہ کو ”فردوسی“ نے بھی اپنی کتاب ”شاہنامہ“ میں کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے۔

ہمی رفت آگا ہی آمد بشاہ، کہ گشت از بلوچان جہان تباہ  
ز بستن، کشتن و غارت و سوختن، خروش آمد از نالہ مرد وزن  
سراسر بہ شمشیر بگذاشتند، مظلوم بلوچان برداشتند  
بہ شد ایمن از رنج ایشان جہان، بلوچان نماند آشکار نہرماں

جب نوشیرواں کی فوجوں نے لڑائی سے اس بلوچ خاندان کو منتشر کیا تو یہ صحراء عرب کو خیر آباد کر کے دریاء فرات کے کنارے آباد ہوا پھر یہ خاندان دو حصوں میں تقسیم ہوا ایک وہیں رہا دوسرا حلب کے شہر میں آکر آباد ہوا۔ جو بلوچ خاندان دریاء کے کنارے پہ رہا وہ ”کرد“ کہلائے اور انکے علاقے کا نام انکی وجہ سے کردستان مشہور ہوا۔ جو دوسرا گروہ حلب والا تھا انہیں حلب والوں کی زبان کی وجہ سے بلوص کہنے لگے۔ کیونکہ حلب والے ایسے لوگوں کی جو بادیہ نشین ہوتے تھے ”بلوص“ کہتے تھے۔ بلوچ قوم کے قدیم تعلقات اپنے آبائی وطن مکہ مکرمہ سے تھے لحاظ اسی اثنا میں مکہ مکرمہ میں آفتاب رسالت نے مکہ مکرمہ کو منور فرمادیا۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بعد انکے وسیلے سے اسلام بلوچ قوم میں داخل ہوا۔

پھر اہل بیت کی محبت کی وجہ سے یزید کے مظالم اس قوم کے اوپر بہت ہوئے اور یہ قوم مختلف علاقوں میں چلی گئی۔ ان میں سے کچھ لوگ سندھ کے علاقہ ”کچھ مکران“ میں آکر آباد ہوئے۔ یہ قوم بلوص اب یہاں بلوچ کے نام سے مشہور ہوگئی۔ اس کی وجہ غالباً خطہ کی تجنیس ہے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ قوم سندھ کے مختلف شہروں میں تقسیم ہوگئی۔!

## مکانی بلوچ

مکانی بلوچ خاندان کا تعلق حیدرآباد سندھ کے ٹالپر خاندان سے ہے۔ جو انگریزوں کی حکومت سے پہلے سندھ کے حاکم تھے۔ ان دونوں خاندانوں (مکانی اور ٹالپر) کا جدا جدا ”ہوٹک خان“ کو بتایا جاتا ہے۔ اس حقیقت کا انکشاف مرزا قلیچ بیگ نے اپنی تاریخ میں فرمایا ہے۔ اس مکانی خاندان میں سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد مکانی قدس سرہ کی تشریف آوری سے پہلے اگرچہ علوم ظاہر بہت کم تھی مگر روحانیت اور پاکیزگی کے لحاظ سے اس خاندان میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ تھی۔ رب کریم نے اصل سے ہی اس مکانی خاندان میں یہ اہلیت رکھی تھی جو انکی پشت درپشت ایک ایسا مرد کامل پیدا ہوتا رہا ہے جو صاحب ولایت اور کرامت سمجھا جاتا تھا۔

## آباؤ اجداد

سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد مکانی قدس سرہ کے اجداد میں سے ۲ بزرگوں کے نام قابل ذکر ہیں جو اپنے زمانہ کے کامل درویش تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ”مٹو فقیر“ اور دوسرے کا نام ”رتو فقیر“ تھا۔ جن کے معتقدین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ یہ دونوں درویش کابھوڑہ خاندان کے سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں داخل تھے اور میاں والی طریقہ اختیار کیا ہوا تھا۔ خوراک اور پوشاک انتہائی سادہ تھی۔ پرانے زمانے کے لوگوں میں سے اب تک کافی تعداد میں لوگ انکی بہت سی کرامات بیان کرتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات میاں یار محمد کابھوڑہ کے قبرستان میں مدفون ہیں۔<sup>۲</sup>

## قصبہ مکانی

قصبہ سندھ کے دادو شہر سے مشرق کی جانب تقریباً ۱۰ کلومیٹر کے فاصلے پر دریا سندھ کے حدود میں واقع ہے جو اصل سے آپ کے آباء و اجداد کی سکونت گاہ رہا ہے۔<sup>۳</sup>

## پیدائش

قصبہ مکانی شریف کے ایک بلوچ گھرانے میں سلطان الاولیاء حضرت مخدوم غلام محمد

مکانی قدس سرہ کی ولادت باسعادت ۱۵ اپریل سن ۱۸۵۷ء بمطابق ۱۴ رمضان المبارک ۱۲۷۶ ہجری میں ہوئی۔ ۴

### آپ کے والد محترم کا خواب

آپ کی ولادت سے چند روز پہلے آپ کے والد محترم محمد بچل خان مکانی رحمت اللہ علیہ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک سفید، خوبصورت پرندہ فضا میں پرواز کر رہا ہے۔ پرواز کرتے کرتے آخر کار اتر کر آپ کی گود میں آکر بیٹھ گیا ہے۔ صبح ہونے پر ایک بزرگ سے اپنا خواب بیان فرمایا تو تعبیر میں بزرگ صاحب نے فرمایا کہ عنقریب آپ کو اللہ تبارک و تعالیٰ ایک فرزند عطا فرمائینگے جو اپنے وقت کے قطب اور غوث ہونگے۔ اسکے کچھ دن بعد سلطان الاولیاء حضرت مخدوم غلام محمد مکانی قدس سرہ کی ولادت باسعادت ہوئی اور خواب کا تعبیر صحیح ثابت ہوا۔ ۵

### حضرت پیر پنھل شاہ راشدی کی بشارت

آپ کی ولادت سے پہلے سندھ کے راشدی خاندان کے چشم اور چراغ معروف بزرگ حضرت پیر پنھل شاہ راشدی اپنے مریدین کے ہمراہ جب قصبہ مکانی سے گزرے تو اپنی سواری کو روک کر دعا فرمائی۔ مریدین نے وجہ دریافت فرمائی تو پیر پنھل شاہ راشدی نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب اس گاؤں میں ایک مرد مجاہد پیدا ہونگے جو اپنے وقت میں بے مثال ہونگے اور اپنی خوشبو سے سارے ملک کو معطر کر دیں گے چنانچہ پیر پنھل شاہ راشدی کی یہ بشارت سچ ثابت ہوئی اور سلطان الاولیاء حضرت مخدوم غلام محمد مکانی قدس سرہ جیسی عظیم شخصیت سے رب کریم نے قصبہ مکانی کو شرف بخشا۔ ۶

### آپ کے والد محترم محمد بچل خان مکانی

آپ کے والد حاجی بچل خان مکانی ایک زمیندار اور لائق انسان تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ۴ فرزند عطا فرمائے، ۱۔ مٹھو خان ۲۔ میو و خان ۳۔ احمد خان ۴۔ غلام محمد سلطان الاولیاء حضرت مخدوم غلام محمد قدس سرہ اپنے تمام بھائیوں میں سے سب سے

چھوٹے تھے مگر خدا عزوجل نے ان کو اپنے تمام بھائیوں سے بلند اور بالا مرتبہ عطا فرمایا۔ ۷

## اسم مبارک

آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کا نام غلام احمد تجویز فرمایا تھا اور آپ کے والد ماجد نے آپ کا نام غلام محمد تجویز فرمایا تھا۔ ۸

آپ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں

حرره الفقير الى جناب السجاني العبد المؤيد بالتأييد الرباني سيف الرحمان ابوالمصطفى غلام محمد  
الحفي القشبي المجددي المكناني

آپ اپنے اسم مبارک پہ ناز فرمایا کرتے تھے اور اپنی خاتم شریف پہ ایک مصرعہ اس طرح  
تحریر فرما دیا تھا۔

”نازم بخت خود کہ غلام محمد“ ۹

مجھے اپنی قسمت پہ ناز ہے کہ میں غلام محمد ہوں

## تعلیم

### ناظرہ قرآن کی تعلیم

سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد ماکانی قدس سرہ نے قرآن کریم کی ناظرہ کی تعلیم ایک  
صوفی صفت بزرگ حضرت آخوند عبدالکریم رحمت اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنے گاؤں کے نزدیک  
ایک مکتب میں شروع فرمائی اور تھوڑے ہی عرصے میں تقریباً ۸ سال کی عمر مبارک میں اپنی  
تعلیم کو مکمل فرمایا۔ ۱۰

### فارسی زبان کی تعلیم

دادو کے نزدیک سیال قوم کا ایک گاؤں ہے آدم پنہور کے نام سے وہاں پہ ایک  
عالم باعمل قاضی غلام محمد سیالائی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ سے آپ نے فارسی کی تعلیم مکمل  
فرمائی۔ جس میں فارسی کی ابتدائی کتب کے علاوہ زبان فارسی کی چند اور کتب کی بھی تحصیل  
فرمائی جیسا کہ تحفہ الصائم، چہار گلزار۔ یوسف زلیخا، سکندر نامہ، مثنوی روم، بہار دانش اور انوار  
سہیلی وغیرہ۔ ۱۱

## عربی زبان کی تعلیم اور دیگر فنون کی تحصیل

زبان فارسی کی تعلیم مکمل فرمانے کے بعد آپ نے عربی تعلیم کے حصول کے لیے میہڑ شہر کے نزدیک ”فیروز شاہ“ میں حضرت عطاء اللہ فیروز شاہی کے مدرسہ میں داخلہ لیا جہاں سے عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد پاٹ شریف میں مخدوم حسن اللہ پانائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس عربی زبان کے کچھ فنون پڑھے۔ بلاآخر تعلیم کے حصول کے لیے آپ شہدادکوٹ تشریف لے گئے جہاں اس زمانہ کے ایک عالم باعمل اور ولی کامل حضرت مخدوم غلام صدیق شہدادکوٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مدرسہ مشہور اور معروف تھا کچھ عرصہ آپ نے شہدادکوٹ میں گزارا پھر مخدوم غلام صدیق شہدادکوٹی سے اجازت لے کر مخدوم قاضی محمد حسن قریشی حیدرآبادی کے مدرسہ میں بقیہ تعلیم حاصل فرمائی جو اس وقت دادوشہر سے 30 کلو میٹر شمال کی جانب ”فلجی“ شہر کے نزدیک ”کنڈی شریف“ میں واقع تھا۔ اس کے بعد جب قاضی صاحب نے حیدرآباد شہر میں ”مائی خیری مسجد“ میں اپنا مدرسہ قائم فرمایا تو مخدوم ماکانی قدس سرہ بھی آپ کے ہمراہ حیدرآباد شہر تشریف فرما ہوئے اور بقیہ تعلیم ”مائی خیری“ والے مدرسہ میں مکمل فرمائی۔ علم کی تکمیل کے بعد قاضی محمد حسن قریشی نے آپ کو سند الفراغ سے نوازا۔ ۱۲

سلطان الاولیاء حضرت مخدوم غلام محمد ماکانی قدس سرہ نے تمام علوم عقلیہ اور نقلیہ میں کمال حاصل کرنے کے بعد ”مائی خیری مسجد“ میں درس و تدریس کا فریضہ انجام دینا شروع فرمایا تقریباً آپ کا تعلیم اور تدریس کا زمانہ ”مائی خیری مسجد“ حیدرآباد شہر میں گذرا۔ اس زمانے میں تمام دقیق علوم پڑھائے جاتے تھے۔ بڑے بڑے دقیق فنون میں آپ کو غیر معمولی کمال حاصل تھا۔ مطول، میبذی، اور حاشیہ خیالی جیسے ادق کتب کو پڑھنے کے لئے دور دراز سے شائقین علم آپ کی طرف علم کی پیاس بجھانے کے لیے کھینچے چلے آتے تھے۔ ۱۳

## مدرسہ الصولتیہ

آپ نے ۲ سال مدرسہ الصولتیہ مکہ المکرمہ میں بھی تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ الصولتیہ کے بانی اور مدرس اعلیٰ حضرت شیخ مہاجر کی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے آپ کی بہت رغبت رہتی

اور ایک مشہور عالم سید احمد دھلاں محدث سے بھی کافی صحبت فرمائی اور شام کے عالم سید ابو نصر محدث سے بھی فیض حاصل فرمایا۔ ۱۳

آپ قدس سرہ ظاہری اور باطنی دونوں علموں سے آراستہ تھے۔ شریعت مطہرہ پہ سختی سے عمل پیرا تھے اور اپنے صاحبزادگان، مریدین اور معتقدین کو سختی سے تاکید فرماتے تھے۔ آپ قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور تمام عقلیہ و نقلیہ علوم میں کمال دسترس رکھتے تھے۔ طریقت اور راہ سلوک میں ایک کامل رہبر اور رہنماء کی حیثیت رکھتے تھے۔ علم کی تمام اوصاف سے موصوف تھے۔

تحصیل علوم کے بعد ۴ سالوں تک آپ نے درس اور تدریس فرمائی اور اسی اثناء میں بہت سے سفر بھی اختیار فرمائے۔ پنجاب، یوپی کے عراق اور حجاز کا بھی سفر اختیار فرمایا تھا۔ عراق جاتے کے وقت آپ نے درگاہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے سجادہ نشین سید محمد مصطفیٰ شاہ قادری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرمائی۔ تھوڑے ہی عرصے میں محنت کرنے سے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کے ذکر کرانے کی سند عطا ہوئی۔

آپ نے علم طریقت کے مکہ چاروں سلسلوں (نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ) کی اسناد حاصل فرمائیں۔ نقشبندی طریقہ کی بیعت ۱۳۱۵ ہجری میں خواجہ عبدالرحمن سرہندی قدس سرہ کے ہاتھ پر فرمائی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ سید ولی محمد کاتیری علیہ الرحمہ الباری سے مکمل سلوک طے فرمایا اور سند بھی حاصل فرمائی اور اس کے بعد مہرہ شریف حضرت خواجہ محمد قاسم (موہڑائی) قدس سرہ سے نقشبندی طریقہ کی مزید تعلیم حاصل فرمائی اور سند و اجازت بھی حاصل فرمائی اور طریقہ چشتیہ کی سند سید مہر علی شاہ گولڑوی سے حاصل فرمائی۔ (۱۵)

## تصنیفات

### ۱. حسن الخطاب

یہ کتاب اولیاء کرام کے مزارت اور انکے اوپر گنبد تعمیر کرنے کے جواز میں لکھی گئی ہے۔ جس کا پورا نام، ”حسن الخطاب فی اثابہ القباب“ ہے جو آپ نے سن ۳۵ ۱۳ ہجری میں



لکھی ہے۔ جس میں آپ نے مخالف کے لئے لب کشائی کا کوئی موقعہ نہیں چھوڑا۔ میرے خیال میں موجودہ زمانہ میں اس کتاب کا مطالعہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ۱۶

## ۲۔ تعویذ اللہ الاحد

یہ رسالہ اسلامی پرچم کے جواز میں لکھا گیا ہے۔ اس کا پورا نام ”تعویذ اللہ الاحد من شر حاسد اذا حسد“ ہے۔ جو آپ نے سن ۱۷۱۳ ہجری میں لکھا ہے۔ اس رسالہ پر وقت کے جید علماء کرام کی تصحیحات اور تقاریر موجود ہیں۔ ۱۷

## ۳۔ نتیجہ الافکار

یہ رسالہ طلاق کے موضوع پر مولوی شیخ محمد بختارپوری کی ایک تحریر کے رد میں لکھا گیا ہے، جس کا نام ”نتیجہ الافکار والحق فی الرد علی المفتی الما جن“ ہے۔ آپ نے یہ رسالہ سن ۱۳۱۸ ہجری میں لکھا ہے۔ یہ رسالہ تقریباً ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ نہایت محققانہ تصنیف ہے۔ ۱۸

## ۴۔ تحفہ القرآن

یہ رسالہ مولوی عبدالرحمن فیروز شاہی کے رد میں لکھا گیا جو جبر نقصان کے موضوع پر مدلل رسالہ ہے۔ اس کا پورا نام ”تحفہ القرآن فی فرضیہ جبرالنقصان“ ہے۔ آپ نے یہ رسالہ ۱۳۲۲ ہجری میں تحریر فرمایا ہے۔ عربی زبان میں نہایت فصاحت اور بلاغت سے لبریز ہے۔ وقت کے بڑے بڑے علماء کرام جیسا کہ حکیم فتح محمد سیوہانی، مفتی عبدالغفور ہمایونی، مولانا عبدالقیوم بختارپوری نے اس رسالہ پر اپنی تقاریر لکھی ہیں۔ ۱۹

## ۵۔ تاریخ عباد اللہ

اس کتاب کا پورا نام ”تاریخ عباد اللہ فی جواز یارسول اللہ“ ہے۔ اس رسالہ میں آپ نے نداء غیر اللہ اور نبی اکرم نور مجسم رحمت دو عالم کے علم غیب کی بنسبت نہایت خوبصورت انداز سے بحث فرمائی ہے۔

اس رسالہ میں آپ نداء غیر اللہ کی ۵ قسمیں بیان فرماتے ہیں: ان میں سے ۴

بلکل جائز اور ۵ نمبر کو ناجائز بلکہ کفر اور الحاد فرماتے ہیں۔

اس رسالہ پر جن علماء کرام کی تصحیحات موجود ہے ان میں سے مفتی عبدالغفور ہمایونی، مفتی حسن اللہ پانائی اور مولانا عبدالرزاق بوبکائی، مولانا عبد اللطیف اللیائی، مولانا عبدالقیوم بختار پوری، حکیم فتح محمد سیوہانی، مولانا ابو بکر صاحب روہڑوی اور مولانا عطاء اللہ فیروز شاہی قابل ذکر ہیں۔ ۲۰

## ۶۔ السیف القہری

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو آپ نے مولوی فیض الکریم نوشہری کے چند سوالوں کے جواب میں سن ۱۳۱۴ ہجری میں تحریر فرمایا۔ اس رسالہ کا پورا نام ” السیف القہری علی عنق النوشہری“ ہے۔ اس رسالہ میں آپ نے تقلید شخصی پر نہایت محققانہ بحث فرمائی ہے۔ ۲۱

## ۷۔ ایقاظ الشباب

اس کتاب کا پورا نام ”ایقاظ الشباب والشیوخ العس بین الشکر والرسوخ“ ہے۔ جو آپ نے ۱۳۲۸ ہجری میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کتاب میں آپ نے نماز پنجگانہ کو ترک کرنے والے کے لئے شرعی سزا تحریر فرمائی ہے اور نماز کے انکار کرنے والوں کے لئے زجر و توبیح فرمائی ہے ۲۲

## ۸۔ الذلاقہ الکبیرہ

یہ رسالہ آپ نے مولانا عبدالرزاق بوبکائی کی ایک تحریر کے رد میں سن ۳۲۹ ہجری میں تحریر فرمایا۔ اس کا پورا نام ” الذلاقہ الکبیرہ فی تحقیق نکاح الصغیرہ ہے۔ اس رسالہ میں آپ نے صغیرہ کی طلاق کی بنسبت بہت عمدہ بحث فرمائی ہے۔ ۲۳

## ۹۔ عمدہ الرسائل

اس رسالہ میں تقریباً گیارہ سوالوں کے جوابات تحریر فرمائے ہیں جس میں وجد اور بکاء کی حقیقت کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور احادیث کریمہ اور صالحین کے اقوالوں کی روشنی میں وجد اضطراری کو جائز قرار دیا ہے۔ ۲۴

## ۱۰۔ مخ الملک الجلیل

یہ کتاب آپ نے سن ۱۳۱۹ ہجری میں تحریر فرمائی ہے۔ جس کا پورا نام ”مخ الملک الجلیل فی جواز القیام والمعانقہ و التقبیل“ ہے۔ اس کتاب میں معانقہ، قیام اور تقبیل کو احادیث صحیحہ سے جائز قرار دیا ہے۔ یہ کتاب ۳ فصل اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ ۲۵

## ۱۱۔ ایقاظ الناعس

اس رسالہ کا پورا نام ”ایقاظ الناعس الغمی فی عدم ایقاع طلاق الصمی“ ہے۔ اس رسالہ میں نابالغ کی طلاق پر علمی بحث فرمائی ہے اور نابالغ کی طلاق دینے کو غیر درست فرمایا ہے۔ رسالہ کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی آپ نے کسی کے رد میں تحریر فرمایا ہے۔ ۲۶

## ۱۲۔ القول الحسنان

اس کتاب کا پورا نام ”القول الحسنان فی تحقیق معنی الضان“ ہے جو آپ نے مولوی نظام الدین بہاولپوری کے رسالہ ”عجالہ نافعہ“ کے رد میں تحریر فرمایا ہے۔ (۲۷)

## ۱۳۔ ترویج الجنان

اس کتاب کا پورا نام ”ترویج الجنان المصنفین“ ہے۔ یہ آپ نے نجدی عقائد کے رد میں تحریر فرمایا ہے۔ بہت ہی مضبوط دلائل سے مالا مال ہے۔ بہت سے علماء کرام کی اس رسالہ پر تصحیحات موجود ہیں۔ جیسا کہ علامہ عبدالغفور ہمایونی، خواجہ محمد حسن لواری شریف والے اور علامہ عبدالرزاق بوبکائی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ۲۸

## ۱۴۔ زجر لفضیح

اس رسالہ میں مخدوم ماکانی قدس سرہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بیان فرمائے ہیں اور روافض کے عقائد کی خوب تردید فرمائی ہے۔ ۲۹

### ۱۵۔ تحفہ العارفین

اس کتاب کا پورا نام ”تحفہ العارفین الصوفیہ بتزئید المنکرین المعتزلہ ہے۔ اس کتاب میں تصوف کی بنسبت بعض معترضانہ سوالوں کے جواب درج فرمائے گئے ہیں۔ منکرین تصوف کے لیے اس کتاب میں ناقابل تردید دلائل دیکر تصوف کی اہمیت کو بہت احسن نمونے سے اجاگر فرمایا گیا ہے۔ ۳۰

### ۱۶۔ مجموعہ الفتاویٰ عرف فتاویٰ ملکانی

آپ نے جو اپنے وقت میں فتاویٰ تحریر فرمائیں تھیں، آپ کے وصال باکمال کے بعد ان کو ۳ حصوں میں قلمبند کیا گیا تھا جو بیاض کبیر، بیاض صغیر اور بیاض یونسی کے ناموں سے مشہور ہیں مگر اب انکو ایک جگہ ترتیب دیکر مجموعہ الفتاویٰ عرف فتاویٰ ملکانی کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔

اب اکثر آپ کے رسائل کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے، یہ فتویٰ مکمل ۱۶ حصوں ۱۔ کتاب الاعتقاد ۲۔ کتاب الطہارۃ ۳۔ کتاب الصلوٰۃ ۴۔ کتاب الزکوٰۃ ۵۔ کتاب الجرم ۶۔ کتاب الزکاح ۷۔ کتاب الطلاق ۸۔ کتاب المیراث ۹۔ کتاب البیوع ۱۰۔ کتاب الہبہ ۱۱۔ کتاب النذر ۱۲۔ کتاب الاجارۃ ۱۳۔ کتاب الصيد والذبايح ۱۴۔ کتاب الشہادۃ ۱۵۔ کتاب الخطر والاباحۃ ۱۶۔ کتاب المنفقات پر مشتمل ہے۔ ۳۱

### ۱۷۔ التحریر المستطاب فی تحقیق الخضاب

آپ نے یہ تحریر ایک سوال کے جواب میں لکھی ہے جو ایک رسالہ کی صورت اختیار کرگئی۔ یہ رسالہ 18 صفات پر مشتمل ہے۔ اس میں خضاب کی تحقیق کی گئی ہے۔ یہ ایک علماء کرام کے ہاں مختلف فیہ مسئلہ رہا ہے۔ خضاب میں کالا رنگ استعمال کرنا بعض نے ناجائز قرار دیا ہے۔ اس خضاب خصوصاً کالے رنگ کو سفید بالوں کے رنگنے کے متعلق مخدوم ملکانی قدس سرہ جواز کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ اس کی صورتیں بھی بیان فرمائی ہے اور اس پر احادیث کریمہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اعمال اور اقوال و دلائل

سے بیان فرمایا ہے۔ خضاب کے موضوع پر نہایت عمدہ رسالہ ہے۔ ۳۲

### ۱۸۔ اشتراط المصر للجمہ

یہ ایک مختصر رسالہ ہے۔ جو آپ نے فقہ حنفیہ کی روشنی میں دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ جمع نماز کے لئے شہر کا ہونا شرط ہے، اور شہر کسے کہتے ہیں اور شہر کے لئے کون کون سی شرائط ہیں اسے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ مختصر مگر بہت عمدہ رسالہ ہے۔ (۳۳)

### ۱۹۔ فتح الاحد

اس رسالہ کا پورا نام ”فتح الاحد فی تحقیق اللحد“ ہے۔ جو آپ نے سن ۱۳۳۳ ہجری میں تحریر فرمایا ہے، اس رسالہ میں آپ نے احادیث صحیحہ سے ”لحد“ کی تحقیق کی ہے۔ ۳۴

### ۲۰۔ الحق الصریح

یہ رسالہ آپ نے ۱۳۲۰ ہجری میں تحریر فرمایا۔ اس رسالہ میں نبی اکرم نور مجسم رحمت دو عالم کے اسماء مبارک مع صفات جیسا کہ محمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ وغیرہ بطور نام رکھنے کے جواز کے مطلق تحریر فرمایا ہے۔ ۳۵

### ۲۱۔ زجر الغوی

اس کتاب کا پورا نام ”زجر الغوی البلید فی تحقیق وجوب التقليد“ ہے۔ تقلید شخصی کے متعلق سن ۱۳۵۰ ہجری میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کتاب میں تقلید شخصی کو بہت علمی دلائل سے قرآن الکریم اور احادیث کریمہ سے ثابت فرمایا ہے۔ ۳۶

### ۲۲۔ سبیل الارشاد

یہ کتاب فن وعظ اور تاریخ میں ایک ضخیم اور لاٹھانی کتاب ہے۔ اس کتاب کا پورا نام ”سبیل الارشاد الفیض العباد“ ہے۔ جو آپ نے سن ۱۳۴۷ ہجری میں لکھی تھی۔ یہ کتاب ۵ ضخیم جلدوں میں ترتیب دی گئی ہے۔ ہر ایک جلد میں ۱۲ وعظ لکھے گئے ہیں۔ مکمل کتاب میں مجموعی ۶۰ وعظ لکھے گئے ہیں۔ ۳۷

### ۲۳۔ تنقیح المقاصد

یہ کتاب علم منطق میں ایک نایاب کتاب ہے۔ جو مشہور زمانہ شیخ اشیر الدین ابھری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کی مایہ ناز تصنیف ایساغوجی کی شرح ہے۔ اس کتاب کا پورا نام، "تنقیح المقاصد والمعانی شرح ایساغوجی للملکانی" ہے۔ یہ کتاب آپ نے اپنے ایک شاگرد کے اصرار پر سن ۱۳۱۴ھ ہجری میں لکھی ہے۔ یہ شرح علم منطق میں مخدوم ملکانی قدس سرہ کے اعلیٰ کمالات کا روشن دلیل ہے۔ جس کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے جسے ایک طالب علم کے لئے گویا ایک استاد کی سی حیثیت رکھتی ہو۔ ۳۸

### ۲۴۔ فتح الخلاق

یہ رسالہ آپ نے علامہ عبدالرزاق بوبکائی کی ایک تحریر کے رد میں لکھا ہے۔ جس میں رفع سبہ کو حالت تشہد میں جائز قرار دیا ہے اور عبدالرزاق بوبکائی کے دلائل کا اعلیٰ انداز میں مدلل رد فرمایا ہے۔ اس رسالہ کا پورا نام فتح الخلاق فی الرد علی عبدالرزاق ہے۔ ۳۹

### ۲۵۔ الایضاح

آپ نے یہ رسالہ مولوی محمد ہاشم ملاح کنڈی والے کے ایک اعتراض کے جواب میں لکھا ہے۔ مذکورہ مولوی کا اعتراض یہ ہے کہ عربی کلام میں صفت اور موصوف کے درمیان جملہ معترضہ لانا درست نہیں ہے؟ اس بحث میں مولوی صاحبان نے جس وقت قلم اٹھایا اس وقت مخدوم ملکانی قدس سرہ نے اس پر رد تحریر فرمایا۔ جس میں بہترین دلائل سے اس چیز کو ثابت کیا ہے اور اس میں آیات قرآنیہ کے دلائل دیکر بالکل وضاحت سے ثابت کر کے دکھایا ہے کہ صفت اور موصوف کے درمیان جملہ معترضہ کے آنے سے کوئی فرق نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کا ایک جملہ ہے "إِنَّ لِقَوْمٍ لَو تَعْلَمُونَ عَظِيمٍ" یہاں پر عظیم صفت ہے اور قسم موصوف ہے اور ان دونوں کے درمیان لو تعلمون جملہ معترضہ ہے۔ ۴۰

## ۲۶۔ رسالہ اہل مورہ

یہ آپ کی ایک تقریر ہے جو آپ نے مورہ شہر میں ایک دستار فضیلت کے موقع پر کی تھی۔ جسے بعد میں آپ کے خلیفہ اور شاگرد رشید علامہ عبداللہ یحییٰ نے کتابی صورت دی تھی۔ بھت عمدہ اور محبت سے لبریز رسالہ ہے۔ ۴۱

## ۲۷۔ رسالہ کانہری

یہ آپ کی ایک تقریر ہے۔ جسے بعد میں آپ کے خلیفہ اور شاگرد رشید علامہ عبداللہ یحییٰ نے کتابی صورت دی بھت عمدہ رسالہ ہے۔ قلمی صورت میں علامہ عبداللہ یحییٰ کے بیاض میں موجود ہے۔ ۴۲

## خلافت کانفرنس

”خلافت کانفرنس کا آغاز 4 جنوری 1920 عیسوی کو حیدرآباد کی کانفرنس سے ہوا۔ اس خلافت کانفرنس کی صدارت سلطان الاولیاء حضرت مخدوم غلام محمد ماکانی قدس سرہ نے فرمائی۔ اس کانفرنس کے بعد مختلف شہروں میں چھوٹی بڑی کانفرنسیں بھی ہوئیں جن کی تفصیل نیچے دی جاتی ہے۔

مثلاً۔ حیدرآباد ۲۵ جنوری ۱۹۲۰ عیسوی، لاڑکانہ ۴ جنوری ۱۹۲۰ عیسوی، پاٹ ۳۰ اپریل ۱۹۲۰ء، جیکب آباد ۲۰ مئی ۱۹۲۰ء، حیدرآباد ۳ جولاء ۱۹۲۰ء، سکر ۸ جولاء ۱۹۲۲ء، چک ۸ ستمبر ۱۹۲۲ء، جیکب آباد ۱۱ جنوری ۱۹۲۳ء، میہڑ ۳۰ جنوری ۱۹۲۳ء، سکر ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۸ء، میہڑ ۲۳ مارچ ۱۹۳۰ء، میہڑ ۲۶ نومبر ۱۹۳۰ء۔

ان سب کانفرنسوں کا آغاز حیدرآباد کی ۴ جنوری ۱۹۲۰ عیسوی والی کانفرنس سے ہوا، جس میں بڑے بڑے علماء کرام، حفاظ اور مشائخ عظام کو مدعو کیا گیا جیسا کہ علامہ مولانا تاج محمد مروٹی صاحب، علامہ مولانا حامد اللہ سجاولی صاحب، علامہ مولانا حافظ محمد صدیق بھرچونڈی، مولانا دین محمد وفائی، مولانا حکیم فتح محمد سہوانی، مولانا محمد صدیق مورائی، پیر غلام مجدد ٹیاری والے، پیر علی محمد راشدی، مولانا غلام عمر سونے جتوئی والے، پیر حسام الدین

راشدی، شیخ عبدالحمید سندھی، ڈاکٹر نور محمد (وکیل)، مسٹر عبدالجبار (وکیل) وغیرہ۔  
تمام علماء، حفاظ اور مشائخین کے اتفاق رائے سے کانفرنس کی صدارت کے لیے مخدوم  
مکانی قدس سرہ کو منتخب فرمایا گیا اور اس موقع پر جو آپ نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا وہ  
آپ کے علمی کمالیت کی عمدہ مثال ہے۔ یہ خطبہ کانفرنس کے اعلیٰ رکن وکیل عبدالجبار  
(مردوم) نے شائع کرا کر مفت تقسیم کرایا تھا۔

یہ تحریک خلافت انگریزوں کے خلاف خلیفہ ترکی کے بچاؤ کے حوالے سے سندھ  
اور ہندستان کے مسلمانوں نے بڑے زور و شور سے چلائی تھی۔ سندھ کے مسلمانوں نے خلیفہ  
وحید الدین کے نام سے اخبار ”الوحید“ کا بھی اس زمانے میں بنیاد ڈالا تھا۔ یہ اخبار  
”الوحید“ پاکستان کے علیحدگی کے بعد بند ہو گئی تھی۔ ۴۳

### ترک موالات کا مسئلہ

اس زمانے میں اہم ترین بحث ترک موالات کا مسئلہ تھا۔ تمام علماء اس بات پہ متفق  
تھے کہ موجودہ حالات کے لحاظ سے انگریزوں کا بائیکاٹ کرنا ضروری ہے۔ وہ ایک بڑی  
سیاسی کشمکش کا زمانہ تھا مسلمانوں سے ایک خلافتی لیڈر جان محمد جونجو (وکیل) کی معیت اور  
قیادت میں افغانستان کی طرف ہجرت شروع کر دی تھی سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد مکانی  
قدس سرہ اس بات کے خلاف تھے کہ اپنے وطن کو چھوڑنا بہادری نہیں ہے۔ ۴۴

### لوگوں کے وطن چھوڑنے پر مخدوم مکانی قدس سرہ کا رد عمل

سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد مکانی قدس سرہ کے زمانے میں انگریزوں کے ظلم اور  
زیادتی کی وجہ سے لوگوں نے تنگ آ کر ہجرت کرنا شروع کر دی آپ نے ارشاد فرمایا کہ  
آپ آقا علیہ الصلوٰات و السلام کی ہجرت پہ قیاس کر کے اپنے وطن کو نہ چھوڑیں یہ ٹھیک  
نہیں مگر اس وقت کے کچھ مولویوں نے آپ کے اس بیان پر بہت ناراضگی کا اظہار کیا اور  
آپ کو برا بھلا بھی کہا لیکن جب انکا وطن چھوڑنا خود ان کے لیے وبال جان ثابت ہوا تو  
نہایت پریشان ہوئے اور واپس آ کر اپنے وطن میں محنت کرنے لگے اور جن مولویوں نے



مخدوم مکانی قدس سرہ کو برا بھلا کہا وہ بھی خاموش ہو گئے اور کچھ نے اپنی غلطی محسوس کرتے ہوئے معافی مانگی اور آپ کے بیان کی طرف رجوع کیا۔ ۴۵

کچھ علماء کرام تحریک خلافت میں انگریزوں کے زمانے کی نوکری اور تنخواہ حرام سمجھتے تھے مگر سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد مکانی قدس سرہ اس مسئلہ میں بھی اکثر علماء سے اختلاف رکھتے تھے۔ بعض علماء نے مخدوم مکانی قدس سرہ کی مخالفت کی اور اکثر لوگوں نے سرکاری نوکریوں سے استعفیٰ دے دیا۔ جب وہ لوگ جنہوں نے جلد بازی سے نوکریاں چھوڑ دیں تھیں نہایت در بدر ہو کر دوبارہ سرکاری نوکری کے لئے سرکار کے دروازے پر دستک دینے لگے تو مخدوم مکانی قدس سرہ کی بات درست سمجھنے لگے۔

چراغ اقل کند کارے کہ باز آید پشمانی ۴۶

### وطن سے محبت

اپنے ملک و سر زمین سے قلبی لگاؤ اور دیرینہ تعلق فطری امر ہے۔ جس طرح ماں باپ بھائی بہن اور اولاد کی محبت فطری اور طبعی ہوتی ہے۔ اس طرح وطن کی محبت بھی بلا تکلف ہوا کرتی ہے۔ جس سر زمین پر انسان اپنی آنکھیں کھولتا ہے۔ نشوونما پاتا ہے، شادی بیاہ کرتا ہے۔ ملازمت و تجارت کرتا ہے اس سے کچھ ایسی یادیں وابستہ ہوتی ہیں۔ جن کو وہ کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے مشہور ہے کہ آپ مصر کے بھکاری کا بھی بہت عزت و اکرام کیا کرتے تھے۔ ۴۷

آرام کی صورت نہیں مسکن سی مچھڑ کر  
طار بھی پھڑکتا ہے نشیمن سے مچھڑ کر

شاعر مشرق صاحب حکمت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال اور سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد مکانی قدس سرہ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کی ذات سے کون شخص واقف نہیں ہوگا اتنی بڑی علمی شخصیت ایک موقع پر خط لکھ کر مخدوم مکانی قدس سرہ سے رہنمائی حاصل فرمائی ہے۔ ہم اس خط کے بعینہ الفاظ نیچے پیش کرتے ہیں۔

مخدوم و مکرم حضرت قبلہ  
السلام علیکم۔

اگرچہ زیارت اور استفادہ کا شوق ایک مدت سے ہے، تاہم اس سے پہلے شرف نیاز حاصل نہیں ہوا اب اس محرومی کی تلانی اس عریضہ سے کرتا ہوں گو مجھے اندیشہ ہے کہ اس خط کا جواب لکھنے یا لکھوانے میں جناب کو زحمت ہوگی بہر حال جناب کی وسعت اخلاق پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ چند سطور لکھنے کی جرات کرتا ہوں کہ اس وقت ہندوستان بھر میں کوئی اور دروازہ نہیں جو پیش نظر مقصد کے لئے کھٹکھٹایا جائے۔ میں نے گذشتہ سال انگلستان میں حضرت مجدد الف ثانی پر ایک تقریر کی تھی جو وہاں کے ادا شناس لوگوں میں بہت مقبول ہوئی اب پھر ادھر جانے کا مقصد ہے اور اس سفر میں حضرت محی الدین ابن عربی پر کچھ کہنے کا ارادہ ہے نظر بر این حال چند امور دریافت طلب ہیں۔ جناب کے اخلاق کریمانہ سے بعید نہیں ہوگا اگر سوالات کا جواب شافی فرمایا جائے۔

اول یہ کہ حضرت شیخ اکبر نے تعلیم حقیقت زماں کے متعلق کیا کہا ہے اور آئمہ متقدمین سے کہاں تک مختلف ہے دوم یہ کہ تعلیم شیخ اکبر کی کون سی کتب میں پائی جاتی ہیں اور کہاں کہاں؟ اس سوال کا مقصد یہ ہے کہ سوال اول کی روشنی میں خود بھی ان مقامات کا مطالعہ کر سکوں۔ سوم حضرات صوفیہ میں اگر کسی بزرگ نے بھی حقیقت زمانی پر بحث کی ہو تو ان بزرگوں کے ارشادات کے نشان بھی مطلوب ہیں۔ مولوی سید انور شاہ صاحب مرحوم و مغفور نے مجھے عربی کا ایک رسالہ مرحمت فرمایا تھا۔ اس کا نام تھا ”درایہ الزمان“ جناب کو ضرور اس کا علم ہوگا مگر چونکہ یہ رسالہ بہت مختصر ہے اس لئے مزید روشنی کی ضرورت ہے میں نے سنا ہے کہ جناب نے درس و تدریس کا سلسلہ ترک فرما دیا ہے اس لئے مجھے یہ عریضہ لکھنے میں تامل تھا لیکن مقصود چونکہ خدمت اسلام ہے مجھے یقین ہے کہ اس تکلیف کے لئے جناب معاف فرمائیں گے۔ ۴۸

باقی التماس دعا

محمد اقبال

حکیم فتح محمد سیوہانی نے آپ کو مجرد وقت کہا ہے

ان ما کتب زبدتہ فضلاء الانام عمدتہ علماء الکرام المحقق الفاضل العلام المجدد  
المقبول فی جناب الاحد والاحمد مولانا غلام محمد مصباح القریتہ الملکانی ادام اللہ  
تعالیٰ متکئا علی و سادتہ الافادتہ واقامہ مستند اعلیٰ مسند الافاضت فہو مبنی علی عین  
الانصاف لاینبغی عنہ الاعتراض ولایلیق فیہ الاختلاف وهو سبحانہ و تعالیٰ اعلم. ۴۹

شخص العلماء علامہ ڈاکٹر داؤد پوٹہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ  
 آپ بڑی شان اور حشمت والے انسان تھے جیسے ظاہر پر نور تھا ویسے ہی باطن شیشے کی  
 طرح صاف تھا کیسے ہی سنگدل اور جاہلوگ آتے ایک بھلک سے پانی پانی ہو جاتے اور  
 آپ کی صحبت میں آکر بڑے روحانی درجے کو پہنچ جاتے۔ آپ کی کیا سرہ آرائی کی  
 جائے، مریدین آپ کو پیار سے صاحب سگورا کہہ کر پکارتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ مریدین اور  
 لوگوں میں صاحب سگورا کے نام سے مشہور ہو گئے اور ہر ایک آپ کے لیے صاحب سگورا  
 کا لقب بولنے لگا۔ ۵۰

تاریخ ۲۲ جمادی الثانیہ سن ۱۳۵۴ ہجری اتوار کے دن آپ بیماری کی شدت کی وجہ  
 سے بیہوش ہو گئے۔ صبح صادق کے وقت مؤذن نے اذان دی تب کمال جرات سے آپ  
 نے نماز کے لئے اٹھنے کی کوشش فرمائی۔ مخدوم صاحبزادہ احمد مجتبیٰ غالب فرماتے ہیں، جس  
 وقت آپ کی سانس ضرورت سے کچھ زیادہ ہونے لگی تو میں نے عرض کی قبلہ سلامت! طبع  
 شریف کیسی ہے؟ جواباً آپ نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہے، آپ دعا فرمائیں میں نے عرض کی  
 حضور! درسی کیسی؟ آپ نے ارشاد فرمایا بس ہمارے لیئے یہ ۴ رکعت (یعنی ۲ سنت فجر اور ۲  
 فرض فجر) کافی ہے۔ نماز کی فراغت کے بعد عام مریدین کے حق میں دعا مغفرت فرمائی۔  
 مخدوم علامہ احمد مجتبیٰ غالب فرماتے ہیں کہ اس وقت میں حضرت صاحب کے بلکل  
 نزدیک تھا۔ جو الفاظ آپ کی زبان سے آخر وقت میں نکلے تھے وہ یہ تھے

اللهم اغفر لامتہ محمد و ارحم لامتہ محمد و تجاوز عن امتہ محمد

جیسے یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک سے نکلے تو ایک لمبی سانس لی اور پھر فرمایا

استغیث بلا الہ الا اللہ الحی الذی لایموت ولا یخشیٰ من ان یفوت سبحان من

تعزز بالقدرہ و البقاء و قہر العباد بالموت و الفناء لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مریدوں، فقیروں اور طلباء میں ایک ہنگامہ سا برپا ہوا کتنے ہی فقیر شدت غم سے غشی  
 ہو گئے۔ یہ تاریخ 22 جمادی الثانی کی صبح سن 1354 ہجری مطابق 22 ستمبر 1935 عیسوی  
 اتوار کا دن تھا جب آفتاب علم و معرفت اس دور فانی سے ہمیشہ کے لیے ظاہری جدائی  
 کا داغ دیکر حقیقی منزل کی طرف راہی ہو گیا۔ ۵۱

انا لله وانا اليه راجعون

## غسل اور نماز جنازہ

غسل مبارک حضرت مولانا سید امیر محمد شاہ امینانی شریف والے نے دیا جو سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد ملکائی قدس سرہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ ایک جید عالم اور باخدا بزرگ ہوئے ہیں۔

وصیت کے موجب خواجہ عبدالرحمن سرہندی قدس سرہ کا دیا ہوا خرقہ خلافت کفن کے ساتھ دیا گیا اور امیر محمد شاہ صاحب نے ہی نماز جنازہ پڑھائی اور اسی اتوار کے دن شام کو ۴ بجے جامع مسجد ملکائی شریف کے سامنے آپ کا مزار مبارک بنایا گیا اور اس مطہر زمین میں آپ کا جسد مبارک رکھا گیا۔

عالم اسلام نے اس بے مثال شخصیت اور عظیم ہستی کی وفات کو ایک عظیم سانحہ قرار دیا ہے آپ کی جگہ جو خلا رہ گیا ہے اس کا بھرنا محال عقلم ہے۔ ۵۲

## حوالہ جات

- ۱- جام حیر [قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
- ۲- نشر المطالب احوال والد ماجد [قلمی] صاحبزادہ مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
- ۳- عالم ربانی- علی حیدر خان ملکائی- لکشمی پرنٹنگ پریس دادو- سن اشاعت ۱۹۴۲
- ۴- جنب گذاریم جن سین. جی. ایم سید
- ۵- عالم ربانی- علی حیدر خان ملکائی- لکشمی پرنٹنگ پریس دادو- سن اشاعت ۱۹۴۲
- ۶- الحجود [قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
- ۷- وسیلہ السیر [قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
- ۸- نشر المطالب احوال والد ماجد [قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
- ۹- الحجود [قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
- ۱۰- عالم ربانی- علی حیدر خان ملکائی- لکشمی پرنٹنگ پریس دادو- سن اشاعت ۱۹۴۲
- ۱۱- ایضاً
- ۱۲- جام حیر [قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
- ۱۳- ایضاً

- ۱۴۔ جنب گذاریم جن سین جی ایم سید
- ۱۵۔ شہاب ثاقب [قلمی] صاحبزادہ احمد مجتبیٰ غالب
- ۱۶۔ حسن الخطاب - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۱۷۔ تعویذ اللہ الاحد من شر حاسد اذا حسد - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۱۸۔ نتیجہ الافکار والحق فی الرد علی المفتی الماجن - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۱۹۔ تحفہ القرآن فی فرضیہ جبر النقصان - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۲۰۔ ساریق عبد اللہ فی جواز یارسول اللہ - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۲۱۔ السیف القبری علی عقب النوشہری - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۲۲۔ ایقاظ الشباب واثیوخ النفس بین الشرك والرسوخ - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۲۳۔ الذلقة الکبیرہ فی تحقیق نکاح الصغیرہ - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۲۴۔ عمدة الرسائل - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۲۵۔ منج الملک الجلیل فی جواز القیام والمعانقہ والتفہیل - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۲۶۔ ایقاظ النعاس الغبی فی عدم ایقاع طلاق الصبی - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۲۷۔ القول الحسنان فی تحقیق معنی الضمان - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۲۸۔ ترویج الجمان المصنوعین - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۲۹۔ زجر الفصح من ارتکاب الفحیح - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۳۰۔ تحفہ العارفین الصوفیہ بترویج المکررین المعترکہ - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۳۱۔ فتاویٰ ماکانی - مخدوم غلام محمد ماکانی - ناشر: غالب م پبلیکیشنز دادو
- ۳۲۔ اتحریر المسطاب فی تحقیق الخضاب - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۳۳۔ اشتراط المصر للمجموعہ - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۳۴۔ فتح الاحد فی تحقیق الحد - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۳۵۔ الحق الصریح - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۳۶۔ زجر القوی البلید فی تحقیق وجوب التقليد - مخدوم غلام محمد ماکانی - غالب پبلیکیشنز دادو
- ۳۷۔ سبیل الارشاد الضیض العباد [قلمی] - مخدوم غلام محمد ماکانی
- ۳۸۔ تنقیح المقاصد والمعانی شرح ایسا غوجی للملک فی [قلمی] - مخدوم غلام محمد ماکانی
- ۳۹۔ فتح الخلاق فی الرد علی عبدالرزاق [قلمی] - مخدوم غلام محمد ماکانی
- ۴۰۔ الایضاح [قلمی] - مخدوم غلام محمد ماکانی

- ۴۱- رسالہ اہل مسورہ [قلمی]- مخدوم غلام محمد ماکانی۔ بیاض خلیفہ عبداللہ یمشی
- ۴۲- رسالہ کانہری [قلمی]- مخدوم غلام محمد ماکانی۔ بیاض خلیفہ عبداللہ یمشی
- ۴۳- صوبہ سندھ خلافت کانفرنس حیدرآباد سندھ۔ صدارتی خطبہ مخدوم غلام محمد ماکانی۔ گلشن پبلیکیشنز حیدرآباد  
سندھ-1987ء
- ۴۴- جام جہر [قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
- ۴۵- ایضاً۔
- ۴۶- حاشیہ علی مجموعہ الملکانی مخدوم احمد مجتبیٰ غالب، غالب پبلیکیشنز دادو
- ۴۷- شہاب ثاقب۔ [قلمی] صاحبزادہ احمد مجتبیٰ غالب
- ۴۸- ایضاً۔
- ۴۹- وسیلہ المرید۔ مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
- ۵۰- عالم ربانی۔ علی حیدر خان ماکانی۔ لکشی پرنٹنگ پریس دادو۔ سن اشاعت ۱۹۴۲
- ۵۱- ترمیمی ماکانی۔ مخدوم غلام محمد ماکانی۔ ناشر: غالب م پبلیکیشنز دادو
- ۵۲- جام جہر [قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب